

منتخب شروحات اربعين النووي (تير هويں تا پندرہويں صدی ہجری) کا اختصا صی مطالعہ

A Specialized Study of the Selected Commentaries on al-Arba'in al-Nawawiyyah (13th to 15th Hijri Centuries AH)

Dr. Attaullah

Associate Professor, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur

Email: attaullahumarzai@gmail.com

Dr. Tasnifullah Khan

Dy. Provost / Dy. Director Sports / Lecturer, The University of Haripur

Email: tasnifullahkhan11@gmail.com

Dr. Muhammad Luqman Khan

Office Assistant, Department of Environmental Sciences, The University of Haripur

Email: mluqmankhan15@gmail.com

Received on: 02-01-2026

Accepted on: 05-02-2026

Abstract

The research is about A Specialized Study of the Selected Commentaries on al-Arba'in al-Nawawiyyah (13th to 15th Hijri Centuries AH). From the thirteenth to the fifteenth centuries of the Hijri calendar, the Islamic scholarly world witnessed major transformations, including colonial pressure, the emergence of the modern state, the printing revolution, the restructuring of universities and madrasas, and the expansion of public religious education. The selected works from this period are not all of the same type. Al-Jurdani was selected because he represents the summarization and synthesis of several earlier commentaries. Ibn 'Uthaymin was selected because his commentary provides an effective example of modern pedagogical instruction, juristic and theological preference, and systematic organization of practical benefits. He also compiles and abridges earlier commentaries, making traditional madrasa material more accessible and useful. Ibn 'Uthaymin adopts a style characterized by clear reasoning close to an oral lesson, juristic preference, and an organized extraction of practical benefits. Al-'Abbad was selected because *Fath al-Qawi al-Matin* brings together hadith sources, commentary, and concise, point-by-point conclusions within a relatively brief volume. Taken together, these three works represent three dimensions of later commentary writing: heritage-based summarization, pedagogical explanation, and hadith-oriented concision. He presents a modern pedagogical commentary through hadith authentication and concise, point-by-point lessons and benefits.

Keywords: Al-Jurdani, Uthaymin, Al-'Abbad, *Fath al-Qawi al-Matin*, 13th to 15th Hijri Centuries AH.

تمہید:

بدلاؤ کا سب سے نمایاں پہلو مخاطب کی توسیع ہے۔ شرح اب صرف متخصص فقیہ یا محدث کے لیے نہیں؛ مدرس، طالب علم، خطیب اور عام تعلیم یافتہ قاری بھی مخاطب بنتا ہے۔ اس لیے عنوانات، نکات، فوائد اور واضح تقسیم بڑھتی ہے۔ دوسری طرف جدید طباعت تخریج اور فہارس کو متن کے ساتھ جوڑتی ہے، جس سے محقق اور طالب علم دونوں کو ایک ہی نسخے میں زیادہ سہولت ملتی ہے۔

تیرہویں سے پندرہویں صدی ہجری میں اسلامی علمی دنیا نے نوآبادیاتی دباؤ، جدید ریاست، مطبوعاتی انقلاب، جامعات و مدارس کی نئی ساخت، اور عوامی دینی تعلیم کے پھیلاؤ جیسے بڑے تغیرات دیکھے۔ شرحی ادب پر اس کا اثر یہ ہوا کہ متن کی حفاظت کے ساتھ "قابل تدریس وضاحت"، مختصر نتائج، اصلاحی خطاب اور عصری سوالات سے ربط زیادہ نمایاں ہوا۔

اس دور کے منتخب نمونے ایک ہی نوع کے نہیں۔ الجردانی سابق شروح کو جمع و مختصر کر کے روایتی مدرسائی مواد کو قابل استفادہ بناتے ہیں؛ ابن عثیمین زبانی درس کے قریب واضح استدلال، فقہی ترجیح اور فوائد کی استخراجی ترتیب اختیار کرتے ہیں؛ عبدالمحسن العباد حدیثی تخریج اور مختصر نکاتی فوائد کے ذریعے ایک جدید تدریسی شرح پیش کرتے ہیں۔

تیرہویں سے پندرہویں صدی ہجری کی منتخب شروحات کے انتخاب کا معیار

الجردانی کو اس لیے منتخب کیا گیا کہ وہ سابق متعدد شروح کے خلاصے اور امتزاج کی نمائندگی کرتے ہیں؛ ابن عثیمین اس لیے کہ ان کی شرح جدید درس گاہی، فقہی و اعتقادی ترجیح اور فوائدی تنظیم کا موثر نمونہ ہے؛ اور العباد اس لیے کہ "فتح القوی المتین" کم حجم میں حدیثی مصادر، شرح اور نکاتی نتائج کو جمع کرتا ہے۔ یہ تینوں مل کر متاخر شرح نویسی کے تین رخ — تراشی تلخیص، درس گاہی توضیح، اور حدیثی اختصار سامنے لاتے ہیں۔ ذیل میں ہر ایک کا اختصاصی مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے۔

(1) شرح: محمد الجردانی کی الجواهر اللؤلؤیۃ فی شرح الاربعین النوویۃ

شارح کا علمی تعارف

محمد بن عبد اللہ بن عبد اللطیف الجردانی الشافعی الدمیاطی (وفات ۱۳۳۱ھ) مصری شافعی عالم تھے۔ ان کی تصانیف فقہ، حدیث، عقیدہ اور دینی رہنمائی سے متعلق ہیں۔ اربعین کی شرح میں ان کا کردار ایک ایسے متاخر شارح کا ہے جو پہلے سے موجود وافر شرحی سرمایہ کو چھانٹ کر نسبتاً جامع مگر قابل مطالعہ صورت دیتا ہے۔

شرح کا تعارف اور تصنیفی پس منظر

"الجواهر اللؤلؤیۃ فی شرح الاربعین النوویۃ" عبد الحفیظ بیضون کی تحقیق سے دار الکتب العلمیۃ، بیروت سے شائع ہوئی۔ کتاب میں راوی کا مختصر تعارف، متن کی وضاحت، مشکل الفاظ، روایات، آیات و احادیث، فقہی فوائد اور اخلاقی حکایات جیسی متعدد جہات یکجا کی گئی ہیں۔

شرح کی وجہ تصنیف

تصنیفی پس منظر کی خاص اہمیت یہ ہے کہ الجردانی نے خود سابق متعدد شروح سے تلخیص و استفادہ کیا۔ ان میں ابن حجر ہیتمی سمیت کئی شافعی شروح شامل ہیں۔ یوں وجہ تصنیف "نئے سرے سے تمام مواد پیدا کرنا" نہیں بلکہ منتشر فوائد کو منتخب اور یکجا کرنا ہے۔

شرح کا بنیادی منہج

بنیادی منہج ترکیبی ہے: سابق شروح سے مواد، راوی کا مختصر تعارف، لفظ کی توضیح، پھر حکم و فائدہ۔ یہ ساخت متاخر شرح نویسی میں "علمی واسطہ" کا کردار ادا کرتی ہے، یعنی پیچیدہ متقدم و متوسط ذخیرے کو نئے قاری تک نسبتاً مختصر صورت میں منتقل کرنا۔ الجردانی کا ترکیبی منہج متاخر شرح نویسی کے ایک اہم مسئلے کا جواب ہے: وسیع قدیم ذخیرے کو قابل تدریس اختصار میں کیسے منتقل کیا جائے۔ وہ سابق شروح سے انتخاب کر کے راوی، لفظ، حکم اور فائدے کو نسبتاً ہموار ترتیب دیتے ہیں۔ اس لیے ان کی "اصالت" نئی فقہی نظریہ سازی سے زیادہ مواد کی تدوین، انتخاب اور مخاطب کے لیے قابل رسائی بنانے میں ہے۔

مصادر اور مراجع سے استفادہ

مصادر و مراجع سے استفادہ وسیع مگر عموماً تلخیصی ہے۔ آیات، احادیث اور سابق شرح کے اقوال ایک ہی موضوعی جگہ پر جمع کیے جاتے ہیں۔ اس سے قاری کو فوری جامعیت ملتی ہے، اگرچہ اصل مصادر تک رجوع کیے بغیر ہر نقل کے سیاق کی پوری تفصیل واضح نہیں ہوتی۔

آیات، احادیث اور آثار سے استدلال

آیات، احادیث اور آثار سے استدلال حدیث کے مفہوم کو تقویت دینے کے لیے ہے۔ یہاں استقصائی تخریج کے بجائے تدریسی مناسبت غالب ہے؛ یعنی وہ نص منتخب ہوتا ہے جو معنی کو جلد واضح کرے۔

فقہی رجحانات اور عصری مسائل

فقہی رجحان شافعی ہے، مگر کتاب کا مقصد مذہبی تفریع کی انتہائی تفصیل نہیں۔ عصری فائدہ یہ ہے کہ فقہی حکم کو اخلاقی اور تربیتی نتیجے کے ساتھ رکھا جاتا ہے، جس سے متن عمومی دینی تعلیم میں قابل استعمال بنتا ہے۔

الجر دانی کے فقہی مواد میں شافعی نسبت سمت فراہم کرتی ہے، مگر کتاب کی عملی غرض طویل مذہبی مناقشہ نہیں۔ حکم کو مختصر اور تربیتی انداز میں لانے سے وہ فقہی روایت کو ایسے قاری تک پہنچاتے ہیں جو سابق موسوعی شروح سے براہ راست استفادہ نہ کر سکے۔ یہی اختصار عصری افادیت ہے، اگرچہ اختلافی تفصیل اس میں کم رہتی ہے۔

لغوی، اصولی اور اعتقادی مباحث

لغوی، اصولی اور اعتقادی مباحث مختصر مگر عملی ہیں۔ پیچیدہ اصطلاحی مناقشے کے بجائے وہ قدر بیان کی جاتی ہے جو متن کے فہم کے لیے ضروری ہو۔

دعوتی، اصلاحی اور تربیتی پہلو

دعوتی، اصلاحی اور تربیتی پہلو نمایاں ہیں۔ صالحین کی حکایات اور نصیحتی نتائج اس بات کا اشارہ ہیں کہ شارح کا مخاطب صرف متخصص فقیہ نہیں بلکہ ایسا قاری بھی ہے جو حدیث کو کردار سازی کے لیے پڑھ رہا ہے۔

جدید علمی مسائل سے تطبیق

جدید علمی مسائل سے براہ راست مفصل تطبیق محدود ہے، کیونکہ کتاب جدید سماجی علوم کی زبان میں نہیں لکھی گئی؛ تاہم ضرر، نیت، ذمہ داری اور اخلاق جیسے قواعد کو عمومی عملی صورت میں پیش کرنا بعد کی عصری تطبیق کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

الجر دانی کی شرح جدید سماجی علوم کی اصطلاحات میں ”عصری تطبیق“ نہیں کرتی؛ اس کی جدیدیت طریقہ ترسیل میں ہے۔ سابق علمی مواد کو مختصر، واضح اور اخلاقی نتائج کے ساتھ پیش کرنا نئے تعلیمی ماحول کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اس لیے اس شرح کے عصری پہلو کو موضوعات کی جدت کے بجائے تراش کی قابل استعمال تدوین سے ناپنا زیادہ درست ہے۔

اسلوب تحریر اور طرز بیان

اسلوب واضح، اختصاری اور جمعی ہے۔ عبارت پیچیدہ جمل سے گریز کرتی ہے، جس سے کتاب تدریس اور عمومی مطالعہ دونوں کے لیے موزوں بنتی ہے۔

سابقہ شروحات سے استفادہ اور امتیازی خصوصیات

امتیازی خصوصیت سابق متعدد شروح کا منتخب خلاصہ ہے۔ یہی اس کی قوت اور علمی شناخت ہے: روایت کو نئے سرے سے ایجاد نہیں کیا گیا بلکہ اسے منظم قابل استعمال صورت دی گئی۔

اہل علم کے نزدیک شرح کا مقام اور علمی ملاحظات
اہل علم کے نزدیک مقام کا صحیح تعین اس کی مرجعی اصل سے زیادہ اس کی تلخیصی افادیت میں ہے۔ جدید محقق کو اسے سابق شروح کا متبادل نہیں بلکہ ان تک پہنچنے کا نقشہ سمجھنا چاہیے۔

(2) شرح: محمد بن صالح ابن عثیمین کی شرح الاربعین النوویۃ

شارح کا علمی تعارف

محمد بن صالح ابن عثیمین (وفات ۱۴۲۱ھ) جدید دور کے سعودی فقیہ اور مدرس تھے۔ ان کی علمی پہچان واضح درس گاہی بیان، نص پر براہ راست استدلال، فقہی ترجیح اور عقیدے کے مسائل میں اثری رجحان سے بنتی ہے۔ اربعین کی شرح اسی تدریسی شخصیت کی عکاس ہے۔

شرح کا تعارف اور تصنیفی پس منظر

"شرح الاربعین النوویۃ" دار الشریا سے شائع ہوئی اور حدیث بہ حدیث منظم ہے۔ کتاب کی ترتیب میں متن، "الشرح" اور متعدد مقامات پر حاصل ہونے والے فوائد کی واضح ساخت ملتی ہے، جس سے زبانی درس کو تحریری تدریس میں منتقل کرنے کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔¹

شرح کی وجہ تصنیف

تصنیفی پس منظر تدریس سے جڑا ہے۔ مقدمے میں نووی کے علمی مقام کا اعتراف کرتے ہوئے بعض اعتقادی مسائل پر اختلاف بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ آغاز شارح کے منہج کو واضح کرتا ہے: مصنف متن کا احترام، مگر ہر علمی مسئلے میں مستقل دلیل کی پیروی۔²

شرح کا بنیادی منہج

بنیادی منہج عبارت کی جزوی توضیح، شرعی قاعدے کی تعیین، سوالی احتمالات، فقہی ترجیح اور آخر میں فوائد کے استخراج پر قائم ہے۔ قاری کو صرف "معنی" نہیں بتایا جاتا بلکہ یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ اس معنی سے قاعدہ کیسے نکلتا ہے۔³

ابن عثیمین کا منہج قدیم شرعی مواد کو درسی سوال و جواب میں تبدیل کرتا ہے۔ لفظ کی توضیح کے بعد احتمالات قائم کرنا، دلیل سے جواب دینا اور آخر میں فوائد نکالنا قاری کو فعال استدلال میں شریک کرتا ہے۔ یہ تنظیم اس بات کی علامت ہے کہ جدید درس گاہ میں شرح کا مقصد صرف معلومات محفوظ کرنا نہیں بلکہ استنباط کی مہارت پیدا کرنا بھی ہے۔

مصادر اور مراجع سے استفادہ

مصادر میں قرآن و حدیث کو مرکزیت حاصل ہے۔ آیت کا استعمال اصول یا عقیدے کی تائید میں براہ راست ہوتا ہے، اور ترجیح کے وقت لفظی دلالت پر زور دیتا ہے۔⁴

آیات، احادیث اور آثار سے استدلال

احادیث و آثار سے استدلال تدریسی طور پر منتخب ہے۔ تخریج کی طویل بحث کے بجائے معروف مصدر اور مفہوم کی مناسبت کو ترجیح دی جاتی ہے؛ اس سے شرح کی رفتار برقرار رہتی ہے۔⁵

فقہی رجحانات اور عصری مسائل

فقہی رجحان نصی و ترجیحی ہے۔ مصنف مختلف احتمالات پر سوال اٹھا کر دلیل کی بنا پر جواب دیتے ہیں۔ اس طریقے میں ایک طرف اصولی وضوح ہے، دوسری طرف فقہی مذاہب کی طویل تاریخی تفصیل کم ہو جاتی ہے۔⁶

ابن عثیمین کے فقہی رجحان کی بنیادی خصوصیت صریح ترجیح ہے۔ وہ مختلف احتمالات کو ذکر کر کے نص اور اصول کی بنیاد پر ایک موقف اختیار کرتے ہیں، اس لیے مذہبی نسبت سے زیادہ "دلیل کی قابل مشاہدہ حرکت" اہم ہو جاتی ہے۔ اس کا فائدہ استدلالی وضوح ہے؛ ممکنہ حد یہ ہے کہ تاریخی مذاہب کی تفصیلی تہیں مختصر ہو جاتی ہیں۔

لغوی، اصولی اور اعتقادی مباحث

لغوی و اصولی مباحث سادہ اصطلاحی زبان میں آتے ہیں۔ اعتقادی مسائل میں اثری موقف واضح ہے، خصوصاً صفات اور اتباع کے مباحث میں۔⁷

دعوتی، اصلاحی اور تربیتی پہلو

دعوتی و تربیتی پہلو "فوائد" کی استخراجی صورت میں نمایاں ہیں۔ حدیث کو فرد کی نیت، عبادت، اخلاق، دعوت اور معاشرتی ذمہ داری سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔⁸

جدید علمی مسائل سے تطبیق

عصری تطبیق کا انداز نظری سماجی تجزیے کے بجائے اصولی ہے: پہلے حدیث سے قاعدہ نکالا جاتا ہے، پھر اس قاعدے کو نئی صورت پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ اربعین کو مسلسل قابل اطلاق متن بناتا ہے۔⁹

عصری مسائل پر ابن عثیمین کی تطبیق ناموں کی تبدیلی سے نہیں بلکہ قاعدے کی توسیع سے ہوتی ہے۔ نیت، ذمہ داری، ضرر یا اتباع سے اخذ شدہ اصول نئی صورت حال پر منتقل کیے جاسکتے ہیں۔ یوں جدیدیت حدیث میں نیا معنی داخل کرنے کے بجائے ثابت دلالت کو بدلتے حالات میں منظم طور پر برتنے کی صلاحیت سے پیدا ہوتی ہے۔

اسلوب تحریر اور طرز بیان

اسلوب سوال و جواب، مثال اور مختصر استدلال کے باعث نہایت تدریسی ہے۔ اصطلاحی گہرائی کے باوجود قاری کو بحث کا رخ معلوم رہتا ہے۔¹⁰

سابقہ شروحات سے استفادہ اور امتیازی خصوصیات

امتیازات میں واضح تقسیم، فوائد کی منظم استخراج، فقہی ترجیح، نصی استدلال اور عقیدے میں صریح موقف شامل ہیں۔¹¹

اہل علم کے نزدیک شرح کا مقام اور علمی ملاحظات

علمی ملاحظہ یہ ہے کہ واضح ترجیحی اسلوب بعض تاریخی و مذہبی تنوع کو اختصار میں لے آتا ہے۔ محقق کے لیے ضروری ہے کہ فقہی اختلاف کے مقامات پر دوسرے مذاہب کے اصل مصادر سے بھی تقابل کرے۔

(3) منتخب شرح: عبدالمحسن العباد کی فتح القوی المتین

شرح کا علمی تعارف

عبدالمحسن بن حمد العباد البدر معاصر محدث و مدرس ہیں جن کی تدریسی زندگی حدیثی متون، رجال اور سنت کی توضیح سے وابستہ ہے۔ "فتح القوی المتین" میں ان کا مزاج اختصار، مصدر کی نشان دہی اور نکاتی فوائد کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

شرح کا تعارف اور تصنیفی پس منظر

کتاب کا مکمل عنوان "فتح القوی المتین فی شرح الاربعین و تتمۃ المحسنین للنووی وابن رجب" ہے، دار ابن القیم، الدمام سے ۱۴۲۴ھ میں شائع ہوئی۔ عنوان ہی سے واضح ہے کہ مصنف نووی کی اربعین کو ابن رجب کی تکمیل کے ساتھ پچاس احادیث کے تدریسی مجموعے کے طور پر پڑھتے ہیں۔

شرح کی وجہ تصنیف

مقدمے میں اربعین کی روایت اور نووی کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے کتاب کی علمی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ تصنیفی مقصد ایک ایسی مختصر شرح فراہم کرنا ہے جو طالب علم کو متن، اصل مصدر اور بنیادی فوائد ایک ساتھ دے۔¹²

شرح کا بنیادی منہج

منہج حدیث کے متن، مختصر تخریج / مصدر، ضروری تشریح اور نمبر وار فوائد پر قائم ہے۔ یہ ترتیب جدید تدریس کے لیے نہایت مؤثر ہے کیونکہ ہر حدیث ایک محدود مگر مکمل مطالعہ یونٹ بن جاتی ہے۔¹³

”فتح القوی المتین“ کا منہج انتہائی مقصدی ہے: متن کی شناخت، ضروری تخریج، مختصر توضیح اور واضح فوائد۔ یہ ترتیب اس مفروضے پر قائم ہے کہ قاری کو ہر اختلاف کی تاریخ نہیں بلکہ معتبر بنیادی فہم اور عمل کے قابل نکات درکار ہیں۔ اس لیے اختصار یہاں کمی نہیں بلکہ شعوری تدریسی انتخاب ہے۔

مصادر اور مراجع سے استفادہ

مصادر کا استعمال براہ راست اور کم واسطہ ہے۔ قرآن و سنت کے واضح نصوص کو معنی کی تائید کے لیے لایا جاتا ہے، جبکہ طویل تاریخی اقوال سے گریز کیا جاتا ہے۔¹⁴

آیات، احادیث اور آثار سے استدلال

حدیثی استدلال میں اصل کتب کی نسبت اور روایت کی معروف حیثیت پر توجہ ہے۔ ”لا ضرر ولا ضرار“ جیسے احادیث کے تحت متن کے مصادر اور معنی کو مختصر انداز میں جوڑا جاتا ہے۔¹⁵

فقہی رجحانات اور عصری مسائل

فقہی رجحان حدیثی۔ اثری ہے۔ تفصیلی مذہبی مناقشے کے بجائے حدیث کے ظاہر، دیگر نصوص اور معروف فقہی نتیجے کو ترجیح ملتی ہے۔ یہ اختصار عام طالب علم کے لیے مفید، مگر تخصصی فقہی اختلاف کے لیے ناکافی ہو سکتا ہے۔¹⁶ عبدالمحسن العباد فقہی مسئلے میں حدیث کے ظاہر، معروف آثار اور سلفی فہم کو ترجیح دیتے ہیں۔ تفصیلی بین المذاہب مناقشہ ان کا مقصد نہیں؛ نتیجہ نسبتاً جلد اور واضح آتا ہے۔ یہ منہج عملی تدریس میں مؤثر ہے، لیکن تاریخی فقہی اختلاف کی تحقیق کے لیے کسی مفصل ماخذ کی تکمیل ضروری رہتی ہے۔

لغوی، اصولی اور اعتقادی مباحث

لغوی اور اصولی مباحث ضرورت کے مطابق ہیں۔ اصطلاح کا مقصد بحث کو پیچیدہ کرنا نہیں بلکہ قاعدے کو صاف کرنا ہے۔ اعتقادی مسائل میں نصی تعبیر غالب ہے۔¹⁷

دعوتی، اصلاحی اور تربیتی پہلو

تربیتی پہلو نمبر وار فوائد میں بار بار سامنے آتا ہے۔ عبادت، اخلاق، اتباع، ورع اور معاشرتی ذمہ داری کو عملی جملوں میں اخذ کیا جاتا ہے۔¹⁸

جدید علمی مسائل سے تطبیق

عصری تطبیق مختصر اصولی صورت میں ہے۔ مصنف عموماً ایسے کلی فائدے اخذ کرتے ہیں جو نئے حالات پر منطبق کیے جاسکیں؛ تفصیلی معاصر کیس اسٹڈی ان کا بنیادی مقصد نہیں۔¹⁹

العباد کی عصری افادیت کلی فوائد کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ وہ حدیث سے ایسا مختصر اصول اخذ کرتے ہیں جو عبادت، معاملات اور اخلاق کے نئے واقعات میں رہنمائی دے سکے۔ اس طریقے میں عصری مثالوں کی کثرت ضروری نہیں؛ اصل کام نص سے قابل انتقال قاعدہ حاصل کرنا ہے۔

اسلوب تحریر اور طرز بیان

اسلوب سادہ، مختصر، واضح اور درس گاہی ہے۔ طویل استطراد نہ ہونے کی وجہ سے متن حفظ و تدریس کے ساتھ آسانی سے چل سکتا ہے۔²⁰ سابقہ شروحات سے استفادہ اور امتیازی خصوصیات

امتیازات میں کم حجم، اصل مصادر کی طرف اشارہ، نمبر وار فوائد، نووی وابن رجب کی پچاس احادیث کو یکجا پڑھنا اور واضح حدیثی سمت شامل ہیں۔²¹

اہل علم کے نزدیک شرح کا مقام اور علمی ملاحظات

علمی ملاحظہ یہ ہے کہ شدید اختصار تاریخی، لغوی اور فقہی اختلافات کی کئی تہیں چھوڑ دیتا ہے۔ لہذا یہ شرح ابتدائی و متوسط تدریس کے لیے قوی ہے مگر تخصصی تحقیق میں متقدم مفصل شروح کی جگہ نہیں لے سکتی۔

خلاصہ:

شرح البحر دانی کے مطالعے سے ثابت ہوا کہ متاخر شرح نویسی سابق روایت سے الگ ہونے کے بجائے اسے تدوینی اختصار میں منتقل کرتی ہے۔ اس کا نمایاں کردار علمی مواد کو نئے قاری کے لیے مرتب، مختصر اور تربیتی بنانا ہے؛ اسی سے اس کی تاریخی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ البحر دانی متاخر دور میں "تراث کی تدوینی بازیافت" کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کی شرح میں علمی اصالت کا مرکز نئی فقہی نظریہ سازی نہیں بلکہ انتخاب، ترتیب، اختصار اور تربیتی قابل رسائی بنانا ہے۔ یہ شرح متاخرین میں "انتخابی تدوین" کا نمونہ ہے۔ اس کی قوت یہ ہے کہ متفرق سابق مواد کو نسبتاً آسان شرحی سانچے میں منتقل کرتی ہے؛ اس کی حد یہ ہے کہ اختصار کے سبب مصادر، اختلاف اور تخریج کی تہیں کم نمایاں رہتی ہیں۔ موجودہ تحقیق میں اس کا مقام تراثی تسلسل کی عملی صورت دکھانے میں ہے۔

ابن عثیمین کے مطالعے کا حاصل یہ ہے کہ جدید شرح میں استدلال کو تدریسی عمل بنایا جاسکتا ہے۔ سوال، احتمال، دلیل اور فوائد کی منظم ترتیب قاری کو محض نتیجہ نہیں دیتی بلکہ اس نتیجے تک پہنچنے کا طریقہ بھی دکھاتی ہے؛ یہی ان کی شرح کی بنیادی جدید منہجی قدر ہے۔

یہ شرح جدید درس گاہی منہج کی نمائندگی کرتی ہے: متن کو پڑھنا، سوال پیدا کرنا، دلیل سے جواب دینا اور فوائد نکالنا۔ اس سے شرح کا مخاطب فعال طالب علم بنتا ہے، محض اقوال کا حافظ نہیں۔²² اس شرح کا مجموعی امتیاز تدریسی شفافیت ہے۔ سوال، دلیل اور فوائد کی ترتیب

سے قاری کو استدلال کا راستہ نظر آتا ہے۔ یہ وصف متقدم موسوعی مواد کے مقابلے میں جدید طالب علم کے لیے زیادہ قابل استعمال ہے، اگرچہ تاریخی تخریج اور مذاہب کے مفصل اختلاف کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

شرح عبدالمحسن العباد کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ متاخر اختصار علمی انحطاط کی علامت نہیں بلکہ یہ مواد کے انتخاب اور تدریسی ترجیح کا نتیجہ ہے۔ یہ اسی انتخابی وضوح کے ذریعے اربعین اور ابن رجب کی تکمیل کو معاصر مطالعے کے لیے قابل رسائی بناتی ہے۔ اس شرح کی قوت اعتبار، ترتیب اور اختصار میں ہے اور اس کی حد وسعت بحث میں ہے۔ یہ تضاد نہیں بلکہ کتاب کے مقصد کی تعیین ہے۔ جو قاری بنیادی حدیثی مفہوم اور عملی فوائد چاہتا ہے اسے براہ راست رہنمائی ملتی ہے، جبکہ تخصصی اختلاف اور تفصیلی تخریج کے لیے یہ نقطہ آغاز فراہم کرتی ہے، اختتام نہیں۔ یہ متاخر دور کی اس شرعی ضرورت کو پورا کرتی ہے جس میں کم وقت میں معتبر متن، بنیادی تخریج اور عملی فوائد فراہم کیے جائیں۔ اس کی علمی قوت انتخاب و وضوح میں ہے، استقصا میں نہیں۔²³

حواشی و حوالہ جات

- 1 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 2 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۳۔
- 3 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 4 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 5 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۱۹۵۔
- 6 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 7 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۳۔
- 8 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 9 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 10 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 11 ابن عثیمین، شرح الأربعین النوویة، ص ۵ وما بعدها۔
- 12 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۵۔
- 13 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۸۔
- 14 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۸۔
- 15 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۱۱۲۔
- 16 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۸۔
- 17 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۸۔
- 18 العباد البدر، فتح القوي المتن، ص ۸۔

- 19العباد البدر، فتح القوي المتين، ص ٨-
20العباد البدر، فتح القوي المتين، ص ٨-
21العباد البدر، فتح القوي المتين، ص ٨-
22ابن عثيمين، شرح الأربعين النووية، ص ٥ وما بعدها-
23العباد البدر، فتح القوي المتين، ص ٨-
-